مولانا عبدالقیوم حقانی
فاضل و مدرس دارالعلوم حقانیہ ۔اکوڑہ خٹک

دفاعی صلاحیت میں پاکستان کی خود کفالت

ہندوستانی کلچر پاکستان میں ۔اور پاکستانی ایٹمی تنصیبات کے نقشہ جات ہندوستان میں

الحمدللہ! کہ گذشتہ ماہ پوری قوم نے یہ خبر بڑی مسرت سے سنی کہ پاکستان نے طویل فاصلے تک زمین سے زمین پر مار کرنے والے میزائیلوں کے کامیاب تجربات کئے اور ۳۰۰ کلومیٹر تک رسائی رکھنے والے میزائلوں کے بنانے کی اہلیت بھی حاصل کرلی ہے ۔گولہ بارود کی تیاری میں ۹۰ فیصد خود کفالت اور ۲۰۰۰ تک اپنے ٹینک بنا لینے کی صلاحیت بھی پیدا ہو گئی ۔

سائنسی ترقی اور ٹیکنالوجی کے ارتقار کے اس دور میں ملکی سالمیت اور یہودی سازشوں اور صیہونی عفریت کا سر کچلنے کے لئے ہتھیاروں کی ضرورت ہے جسے ہم خود بھی استعمال کریں اور دنیا کے مسلمانوں کو بھی فراہم کرسکیں ۔مملکت عزیز کا دفاع اور اسے پڑوس میں ابلنے والے فتنوں سے محفوظ رکھنا خود ہماری بقا کا مسئلہ ہے جس کے لئے اغیار کے ہتھیار پر انحصار کے ساتھ کامیابی کا حصول محض خیال و محال اور جنون کے سوا کچھ بھی نہیں ۔

آزاد قوموں کو اپنی آزادی اور خود مختاری کی ضمانت، دفاع میں خود انحصاری ہی سے مل سکتی ہے ۔اگر مسلمانوں کو نفاذ شریعت اور پیغام اسلام کی اشاعت اور واقعۃً غلبہ دین کی خواہش ہے ۔اگر وہ پھر سے دنیا کی قیادت اور رہنمائی کا فرض انجام دینا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ممتاز سیاسی قوت اور تربیت، صنعت و علوم تجارت ٹیکنالوجی اور فن حرب میں مکمل تیاری اور خود انحصاری کرنی ہو گی ۔انہیں زندگی کے ہر شعبے اور زندگی کی ہر ضرورت میں یہودیوں ۔روسیوں ،صیہونیوں ،ہندوؤں اور اہل مغرب سے بے نیاز ہونا پڑے گا ۔ ان کی استغنا اس سطح کی ہو کہ وہ اپنے کھانے پینے ،رہنے سہنے ،ہتھیار بناتے اور زندگی کے معاملات کا نظام چلانے میں آزاد اور خود مختار ہوں وہ اپنی زمین کے خزانے خود برآمد کر کے اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں ۔وہ اپنے نظام اور اپنی حکومتوں کو اپنے ہی آدمیوں اور اپنی ہی دولت سے چلائیں ۔چاروں طرف پھیلے ہوئے سمندروں میں ان کے اپنے بحری بیڑے اور جہاز شور کر رہے ہوں وہ اپنے ہی ہتھیاروں سے

دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔ انہیں مغربی ممالک سے قرض لینے کی ضرورت نہ پیش آئے ۔ نہ تو وہ کسی جھنڈے تلے آئیں اور نہ وہ کسی غیر اسلامی کیمپ میں شامل ہونے پر مجبور رہوں۔

بدقسمتی سے پاکستان نے یوم تاسیس سے لے کر تاہنوز علم وسیاست اور صنعت وتجارت میں مغرب کی دریوزہ گری اور احتیاج کے اظہار کا وطیرہ اختیار کئے رکھا تو مغرب نے اس کا خون چوسا ۔اس کی زمین کا آب حیات نکال کرلے گیا۔ مغرب کے سامان تجارت مصنوعات ہر روز پاکستان کی منڈیوں میں، بازاروں اور جیبوں پر چھاپے مارتی اور ہر جیب پر ہاتھ صاف کرتی رہی۔ حکمرانوں کی نااہلی اور سیاستدانوں کی خود غرضیوں کے پیش نظر ہم مجبوراً امریکہ بہادر سے قرض لیتے رہے جس کے نتیجے میں اپنی حکومت کا انتظام کرنے ۔اہم اور کلیدی عہدوں کو پر کرنے، دفاع کی ضرورت کو پورا کرنے حتیٰ کہ اپنی فوج تک کو ٹریننگ دینے کے لئے امریکہ کے رہین منت رہے۔ ہماری انتظامی اور ملکی قیادت وہاں کا سامان تجارت وصنعت منگواتی رہی ۔ وہیں سے اسلحہ منگا منگا کر ان کا بار منت اٹھاتی رہی اور اب تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ انتظامیہ سمیت ملک کی تمام سیاسی قیادت کو امریکہ بہادر ہی کو پاکستان کا استاذ، اتالیق، مربی، سرپرست، حاکم اور سردار باور کرا لیا گیا ہے۔

چنانچہ حال میں نیویارک ٹائمز میں یہ افسوسناک خبر شائع ہوئی ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں تیار ہونے والے لڑاکا بمبار طیارے بنانے کا منصوبہ منسوخ کر دیا ہے۔ ضیاء مرحوم نے چین کے تعاون سے یہ طیارے پاکستان میں بنانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور اس کے لئے ۲۰ کروڑ سالانہ بجٹ بھی مختص کیا گیا تھا۔ لیکن موجودہ حکومت نے وہ مختص رقم امریکہ سے طیارے خریدنے کے لئے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جب کہ بھارت عرصہ سے جدید لڑاکا طیارے اپنے ملک میں بنا رہا ہے۔

نیز گذشتہ سارک کانفرنس کے موقع پر طے پانے والے معاہدوں کی روشنی میں اب پاکستان میں ہندوستانی کلچر کی راہ بھی ہموار ہوگئی ہے اور پاکستان کے تمام ایٹمی تنصیبات کے نقشہ جات ہندوستانی حکومت کو فراہم کئے جائیں گے۔ جب کہ یہ امور ہمارے قومی مفادات کی صریحاً نفی کرتے ہیں۔ اگر اس معاہدہ کو بلا تاخیر منسوخ نہ کیا گیا تو ملکی ساکھ اور وقار کو تو دھچکا لگ ہی چکا ہے ملکی سالمیت بھی شدید معرض خطر میں پڑ جائے گی۔

بہر حال ملک کے دفاعی معاملات کے حوالے سے بھی حکومت کے خطرناک عزائم منظر عام پر آگئے ہیں۔ جو قومی مفادات کے اعتبار سے انتہائی نقصان دہ اور خطرناک پالیسی ہے۔ خارجہ پالیسی تو اس قدر ناقص اور بھیانک ہے کہ ملک میں سیاسی قیادت کے بیرونی آقایان ولی نعمت امریکہ کے حکم اور اس کی رائے کے بغیر کوئی کام بھی انجام نہیں پاتا۔ موجودہ حکومت اور اس کے سربراہ تک کے انتخاب میں امریکہ بہادر نے بین پاور کا کردار ادا کیا ہے الغرام اینکہ علمی اور صنعتی زندگی کے اس اہم شعبہ میں مسلسل کوتاہی کے خمیازہ اور تعزیر میں تاہنوز ہم طویل اور ذلیل

زندگی کا مزہ چکھ رہے ہیں۔ ہم پر مغربی قیادت اور سرداری مسلط کر دی گئی ہے۔ جس نے دنیا میں ہر جگہ تباہی و غارت گری، قتل و خون ریزی اور خودکشی برپا کی۔ اگر پاک فوج اور مملکت کے ارباب بست و کشاد نے پاکستان کی علمی و صنعتی تیاری اور اپنی زندگی کے معاملات میں مزید غفلت برتی یا دفاعی صلاحیتوں کی تکمیل کے سلسلہ میں کسی سازش کا شکار ہو گئے تو موجودہ مؤنث قیادت اور اب کی سیاسی رسوائیوں سے بڑھ کر مملکت عزیزہ کی تقدیر میں مزید بدنصیبی اور شقاوت لکھ دی جائے گی اور خدا نہ کرے کہ مسلمانوں کے ابتلاء کی مدت اور بھی طویل ہو جائے۔

ہمیں حیرت ہے کہ دفاع کے معاملے میں خود کفالت سے اعراض اور امریکہ پر انحصار کرنے والے قومی مفادات اور ملکی سالمیت کے تحفظ کے دعوے کس منہ سے کر رہے ہیں۔ جن قوموں نے اپنی آزادی کی حفاظت خود نہیں کی تو انہیں اس جرم ضعیفی کی سزا بھی "مرگ مفاجات" ملی ہے۔ پاکستان کو دفاعی اعتبار سے محتاج اور دست نگر اور کمزور کرنے کا فیصلہ پورے عالم اسلام کے لئے مایوس کن ہوگا۔

حکومت کا فرض ہے کہ وہ خارجہ پالیسی اور حکمت عملی اور دفاع کے شعبہ میں پاکستان کو ایک مضبوط باوقار، دوسروں کے احتیاج سے آزاد اور مستحکم مملکت کی صورت میں دنیا کے نقشہ میں قائم رکھے:

بقیہ: ارادۂ الٰہی ص ۲۵ سے

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پ۱۱۔ آیت ۸۷)	قائم کرو اور مومنوں کو بشارت دے دیجئے۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ (پ۲۶ سورہ محمد آیت ۷)	اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا۔
فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ (پ۲۶ آیت ۳۵)	تو کمزور نہ پڑو اور امن کی طرف بلاؤ تم ہی غالب رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال میں کٹوتی نہیں کرے گا۔

امت مسلمہ کا مستقبل انبیاء کی سیرت سے وابستہ ہے

ان سچے حکیمانہ قصوں کا یہی پیغام اور سبق ہے جو ہمیں انبیاءؑ کی زندگی اور ان کی پاکیزہ سیرت سے ملتا ہے۔ یہی وہ سیدھا اور صحیح راستہ ہے جس پر بلا استثناء تمام انبیاء چلتے رہے اور قرآن نے جس کے نقوش محفوظ رکھے ہیں۔ کمزور قوموں کے لئے اگر کوئی امید کا راستہ ہو سکتا ہے تو یہی ہو سکتا ہے اور صاحب دعوت و عقیدہ قوموں کا مستقبل اسی طور طریق سے وابستہ ہے اور اللہ ہی حق کہتا اور وہی راستہ دکھاتا ہے۔